حضور اکرم ﷺ کے سب سے بڑا نواسے حضرت علی ابن ابوالعاصؓ ہیں۔ یہ وہی نواسے ہیں کہ جنھیں اور انکی بہن حضرت امامہؓ کو کی زندگی میں اپنے نانا ﷺ کے کاندھوں پر دوران نماز سوار ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ یہی حضرت علی ابن ابوالعاصؓ ہیں جنھیں فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ کے ردیف بننے کا شرف نصیب ہوا اور ان ہی حضرت علیؓ نے حضور سرور کائنات ﷺ کے کاندھوں پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کے بتوں کو گرایا تھا۔ آپؓ جنگ یرموک میں حضرت ابوعبیدہ ابن جراحؓ کی قیادت میں کافروں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرتے ہیں۔ اور آپ ہی کے بارے میں علامہ اقبال نے ایک نظم لکھی ہے۔ جسکا مشہور شعر ہے۔

اے بو عبیدہ رخصت پیکار دے مجھے
لبریز ہو گیا ہے میرے صبر و سکون کا جام

آپؓ صاحب اولاد ہوئے اور آج بھی عرب و شام میں آپکا سلسلہ نسب چل رہا ہے۔ اور وہ سب سادات اور اولادرسول ﷺ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کے ایک اور نواسے حضرت عبداللہؓ جو آپکی دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ اور حضرت عثمانؓ کے صاحبزادے تھے۔ ہجرت حبشہ کے موقع پر پیدا ہوئے ۶۷ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپکی اولاد بھی عرب و شام اور ہندوستان و پاکستان میں بڑی تعداد میں موجود ہے۔ اگر ہم صرف اپنے خطے کا ہی ذکر کریں تو آزاد کشمیر کے دارالخلافہ مظفر آباد کے بانی سلطان مظفر خان ۱۰۶۲ھ حضرت عبداللہ بن عثمان کی اولاد میں سے آپکا شجرہ نسب امام کاشف سے ملتا ہے اور یہ پہلے رقوی سادات ہیں جو وارد کشمیر ہوئے۔ امام کاشف، سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ کشمیر آئے تھے۔ واپسی پر سلطان غزنوی نے امام کاشف کو ذمہ داری سونپ کر یہیں چھوڑ دیا تھا۔ انکے بعد یہ سلسلہ سلطان مظفر خان سے ہوتا ہوا ابھی تک چل رہا ہے۔

حضرت عبداللہؓ ہی کی اولاد کے سلسلے سے ایک بزرگ سید نور شاہ ہیں۔ اور حضرت عبداللہ ہی کی اولاد کے ایک اور سلسلے سے ملتان میں حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا کے صاحبزادے شیخ صدر الدین عارف کی زوجہ جو بی بی پاکدامن کے نام سے مشہور تھیں انکے والد سید جمال الدین محمد الفرغانی ہیں۔ جنکی قبر شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کے مزار کے احاطے میں موجود ہے۔

لہذا یہ کہنا کہ حضرت فاطمہؓ کے سوا حضور اکرم ﷺ کی دیگر بناتِ طاہرات کی اولاد کا سلسلہ نہیں چلا۔ قطعی غلط ولغو ہے۔

۴۔ چوتھی بات سیدنا حسن بن علیؓ کی ازواج کے ناموں کے ساتھ انکی تیسری زوجہ جعدہ بنت اشعث کے بارے میں یہ کہنا کہ اسی نے یزید بن معاویہ کے کہنے سے حضرت حسنؓ کو زہر دیا تھا ایک غیر مستند اور متنازعہ بات ہے۔ ایسی غلط روایتوں کو ۱۲ ربیع الاول کے موقع پر ایسے مضامین میں جگہ دینا غیر موزوں ہے۔

(بقیہ ص ۱۰ پر)

محمد اسلم ربوہ

ناموسِ رسالت قانون ختم کرنے کی سازشیں کرنے والے خود ختم ہوجائیں گے

ہم اپنی جانوں پر کھیل کر بھی ناموسِ رسالت کی حفاظت کریں گے۔

مجلسِ احرارِ اسلام کے زیرِ اہتمام ربوہ میں منعقدہ سترہویں سالانہ سیرت کانفرنس سے حضرت سید عطاء المؤمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد مغیرہ، مولانا ابوریحان سیالکوٹی، پروفیسر خالد شبیر احمد، پروفیسر طاہر الہاشمی، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد ارشاد، سید خالد مسعود گیلانی، قاری محمد یوسف احرار اور حافظ محمد کفایت اللہ کا خطاب

۱۱ ربیع الاول کی سہ پہر سرخپوشانِ احرار کے قافلے مختلف شہروں سے مسجد احرار ربوہ پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ ہر طرف سرخ ہلالی پرچم لہرا رہے تھے۔ غروبِ آفتاب کی سرخی اور سرخ پرچموں کے سنگم نے ایک حسین امتزاج پیدا کر دیا تھا۔ شام ڈھلتے ہی مسجد احرار کا ہال احرار کارکنوں سے بھر چکا تھا۔ تاج و تختِ ختم نبوت کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ نماز مغرب کی اذان بلند ہوئی تو احرار کارکن نماز کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ مسجد احرار اور مدرسہ ختم نبوت کے منتظم حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے نماز مغرب کی امامت فرمائی۔ ان کے حسنِ تلاوت سے خشوع و خضوع کی ایسی کیفیت پیدا ہوئی کہ ہر شخص محسوس کر رہا تھا جیسے وہ اپنے رب سے ہم کلام ہے۔ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کو سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوتی ہے ۱۱ ربیع الاول کی شام کو ہی ملک بھر سے احرار کارکن پورے جوش و خروش سے اس بابرکت اجتماع میں پہنچنا شروع ہوجاتے ہیں۔

حسبِ پروگرام بعد نماز مغرب کانفرنس کا آغاز مجلس ذکر سے ہوا اور تمام کارکن ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ لاالٰہ الااللہ کی ضربوں سے کافر دہل رہے تھے ان کے پاکیزہ نورانی کلمات سے ماحول منور تھا اور جسم و روح کو سکون مل رہا تھا۔ قائدِ تحریک تحفظ ختم نبوت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ ایک روز قبل ہی مسجد احرار پہنچ گئے تھے۔ وہ بھی اس روحانی مجلس میں شریک تھے۔ ذکر کے اختتام پر حضرت پیر جی دامت برکاتہم

(خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ) نے ذکر الٰہی کی اہمیت، عقیدۂ توحید کی نورانیت اور عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت و رفعت پر مختصر بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے ذکر الٰہی کی توفیق سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ یہ روح کا علاج ہے۔ صوفیاء اور اتقیاء نے جن لوگوں کو ذکر الٰہی کا خوگر بنایا دراصل ان کے قلب و روح کا تزکیہ فرمایا۔ اور انہیں دین اسلام کی تبلیغ، تعلیم اور جہاد کے لئے تیار کیا۔ حضرت پیر جی مدظلہ نے قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہ، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ، حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر خانقاہِ رائے

قادیانی علیحدگی پسند قوتوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

پور کی دینی محنت اور روحانی تربیت کا تذکرہ فرمایا آخر میں آپ نے تمام اکابر خانقاہ رائے پور، اکابر احرار اور تمام مسلمانوں کے لئے ایصالِ ثواب کیا اور دعاء مغفرت فرمائی۔ یہ نشست تقریباً ۱ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

اگلے روز نماز فجر کے بعد درس قرآنِ کریم کا اعلان ہوا۔ جامعہ فریدیہ اسلام آباد کے استاذ اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا ابوریحان سیالکوٹی مدظلہ نے تقریباً ایک گھنٹہ درسِ قرآن کریم دیا۔ آپ نے توحید و ختم نبوت اور اسوۂ حسنہ کے موضوع پر قرآنِ کریم کی آیات سے مدلل گفتگو فرمائی۔ اور سامعین کے علم میں بے بہا اضافہ کیا۔ درس قرآن میں سامعین کا انہماک دیدنی تھا۔

ٹھیک گیارہ بجے کانفرنس کی تیسری اور آخری نشست کا آغاز ہوا۔ اس نشست سے محترم پروفیسر طاہر الہاشمی (حویلیاں، ہزارہ) پروفیسر خالد شبیر احمد، (فیصل آباد) مولانا محمد اسحق سلیمی۔ مولانا محمد ارشاد (خطیب جامع مسجد چیچہ وطنی) حافظ کفایت اللہ، قاری محمد یوسف احرار اور دیگر احباب نے خطاب کیا۔ کپتان غلام محمد صاحب، حافظ محمد داکرم صاحب، قاری شبیر احمد اور اکمل شہزاد نے نعتوں اور نظموں سے سامعین کو محظوظ کیا۔ کانفرنس میں جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (فیصل آباد) کے مدیر اور قدیم احرار رفیق، ممتاز اہل حدیث عالم حضرت مولانا قاضی محمد اسلم سیف مدظلہ بھی شریک ہوئے۔ قاضی صاحب تشریف لائے تو اس وقت تیسری نشست کے آخری مقرر ابنِ امیر شریعت حضرت سید عطاء المؤمن بخاری کا خطاب آخری مرحلہ

ڈاکٹر مبشر احمد قادیانی کی گرفتاری، مرزائیوں کی ملک سے غداری کا تازہ ثبوت ہے۔

میں تھا۔ چنانچہ وقت کی قلت کے پیش نظر وہ خطاب نہ فرما سکے تاہم حضرت قاضی اسلم سیف مدظلہ نے نماز ظہر کی امامت فرمائی اور اپنی دعاؤں سے احرار کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی۔ وہ فرما رہے تھے کہ "چاروں طرف سرخ قمیصوں" میں ملبوس احرار فدا کاروں کو دیکھ کر مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور آپ لوگوں نے احرار کے قدیم جلسوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔"

اسی نشست میں مولانا محمد اسحٰق سلیمی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ منکرینِ ختم نبوت کے خلاف جہاد، احرار کا طُرہَ امتیاز اور نصب العین ہے۔ جامع مسجد چیچہ وطنی کے خطیب مولانا محمد ارشاد نے کہا کہ سیرتِ رسول ﷺ اور اسوہَ صحابہؓ پر عمل کئے بغیر ہماری مشکلات میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔ پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا حق اداء کر دیا ہے۔ محترم پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ قادیانی، اسلام، وطن اور قوم تینوں کے غدار ہیں۔ مجلس احرارِ اسلام ہر قیمت پر ان کا تعاقب جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک شاندار ماضی، صاحب کردار اکابر اور تاریخ ساز کردار کے امین ہیں۔ احرار کارکن اپنی تاریخ کو محو نہ ہونے دیں گے اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔

❁ حکمران اور سیاست دان قادیانیت نوازی ترک کردیں

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر حضرت سید عطاء المومن بخاری نے کہا کہ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر بھی ناموسِ رسالت ﷺ پر آنچ نہ آنے دیں گے ناموسِ رسالت قانون کو ختم کرنے کی سازشیں کرنے والے خود ختم ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی بیرونی آقاؤں کے اشارے پر علیحدگی پسند قوتوں کی پشت پناہی سرمائے اور اسلحہ کی فراہمی کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ قادیانی گروہ یہودی استعمار کا کھلا ایجنٹ ہے۔ اسلام آباد کے کمپیوٹر ایکسپرٹ ڈاکٹر مبشر احمد قادیانی کی پاکستان کے ایٹمی اور خفیہ راز اسرائیل اور بھارت کو پہنچانے کے الزام میں گرفتاری اس کا منہ بولتا تازہ ثبوت ہے۔ جبکہ حکمران اور سیاست دان مسلسل چشم پوشی کر کے مرزائیوں کی اعانت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہَ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے ناسور کے خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ نماز ظہر کے بعد کارکن جلوس کی تیاری میں مصروف ہوگئے اور آناً فاناً ربوہ کی فضا سرخ پرچموں سے رنگین ہو گئی۔ خوبصورت بینر، کتبے اور جھنڈے تھامے سرخ قمیص میں ملبوس رضا کارانِ احرار قطاروں میں یمین و یسار کرتے جلوس بنا کر رواں دواں تھے۔ توحید و ختم نبوت کے نعروں سے مرزائیوں کو دعوت حق دے رہے تھے۔ جلوس کی قیادت ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری فرما رہے تھے۔ جلوس اقصیٰ چوک پر پہنچا تو شرکاء کے جذبات دیدنی تھے۔

❁ قادیانی گمراہی کے گڑھے سے نکل کر اسلام کے دامنِ رحمت میں پناہ لے لیں۔

احرار فدا کاروں کے چہرے نورِ ایمان سے چمک رہے تھے۔

یہاں کچھ دیر کے لئے جلوس رکا اور مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا محمد مغیرہ یوں مخاطب ہوئے۔ قادیانی، منافقت اور جھوٹ کو چھوڑ کر اسلام قبول کرلیں یا پھر مسلمانوں کے ذِمی بن کر رہیں۔ انہوں نے کہا